قرآن مجید کے حروف مقطعات

الطاف علی قریشی

قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں میں مضمون سورۃ شروع ہونے سے پہلے کچھ مفرد حروف آتے ہیں ۔ ان کو مقطعات کہتے ہیں ۔ مثلاً سورۃ البقرہ کے شروع میں اِلٓمّٓ ایک مقطعہ ہے جس میں تین حرف ہیں ، الف لام اور میم ۔ اسی طرح سورۂ مریم کے شروع میں کہیعص ہے ۔ اس میں پانچ حرف ہیں ، کاف ها ۔ یا ۔ عین ۔ صاد ۔ ان تمام مقطعات کے حروف الگ الگ پڑھے جاتے ہیں ، ملا کر نہیں پڑھے جاتے ۔ ان پر کہیں کہیں مد اور کھڑا زبر بھی لگا دیتے ہیں ۔ پس مقطعات اور حروف مقطعات میں یہ فرق سمجھ لیں کہ الم ۔ الر ۔ کہیعص ، یہ مقطعات کہلاتے ہیں ، اور الف ۔ لام ۔ میم یا الف لام ۔ را یا کاف ۔ ها ۔ یا عین ۔ صاد ، یہ حروف مقطعات ہیں ۔

کل مقطعات قرآنی مع مکررات ۳۰ ہیں ۔ اگر مکررات کو شمار نہ کیا جائے تو مقطعات کی تعداد ۱۴ بنتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے : ۔

(۱) الم ، ٦ دفعه ۔ (۲) المص ، ۱ دفعه ۔ (۳) الر ، ۵ دفعه ۔ (۴) المر، ۱ دفعه ۔

(۵) کہیعص ، ۱ دفعه ۔ (٦) طه ، ۱ دفعه ۔ (۷) طسم ، ۲ دفعه ۔

(۸) طس ، ۱ دفعه ۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

(۹) یٰسٓ ، ۱ دفعه ـ (۱۰) ص ، ۱ دفعه ـ (۱۱) حم ، ۷ دفعه ـ
(۱۲) حم عسق ، ۱ دفعه ـ
(۱۳) ق ، ۱ دفعه ـ (۱۴) ن ، ۱ دفعه ـ

قرآن مجید کی ان سورتوں کے نام جن میں یه مقطعات آتے هیں مع پاره نمبر کے درج ذیل هیں ـ صرف سورة الشوریٰ میں دو مقطعات هیں ـ

نمبر شمار	پاره نمبر	نام سوره	مقطعات
(۱)	۱	البقرة	الـم
(۲)	۳	ال عمران	الـم
(۳)	۸	اعراف	المص
(۴)	۱۱	یونس	آلر ا
(۵)	۱۱	هـود	الر
(٦)	۱۲	یوسف	آلر
(۷)	۱۳	الرعد	المر
(۸)	۱۳	ابراهیم	آلر
(۹)	۱۴ ـ ۱۳	الحجر	آلر
(۱۰)	۱٦	مریم	کهیعص
(۱۱)	۱٦	طه	طه
(۱۲)	۱۹	الشعراء	طسم
(۱۳)	۱۹	النمل	طس
(۱۴)	۲۰	القصص	طسم
(۱۵)	۲۰	العنکبوت	الـم

(۱٦)	۲۱	الروم	الـم
(۱۷)	۲۱	لقمان	الـم
(۱۸)	۲۱	السجده	الم
(۱۹)	۲۲	یٰسٓ	یسٓ
(۲۰)	۲۳	ص	ص
(۲۱)	۲۴	المومن	حـم
(۲۲)	۲۴	حم السجده	حـم
(۲۳)	۲۵	الشوریٰ	حـم
(۲۴)	۲۵	الشوریٰ	عسق
(۲۵)	۲۵	الزخرف	حـم
(۲٦)	۲۵	الدخان	حـم
(۲۷)	۲۵	الجاثیه	حـم
(۲۸)	۲٦	الاحقاف	حـم
(۲۹)	۲٦	قٓ	ق
(۳۰)	۲۹	القلم	ن

ان مقطعات میں جو حروف تہجی آئے ھیں وہ پوری پوری آواز کے ساتھ پڑھے جاتے ھیں ، اور الگ الگ پڑھے جانے کی وجہ سے حروف مقطعات کہلاتے ھیں ۔ اور لطف کی بات یہ ھے کہ جس طرح مقطعات ۱۴ ھیں اسی طـرح حروف مقطعات بھی ۱۴ ھیں ۔

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن (ا ح ر س ص ط ع ق ک ل م ن ہ ی) ۔ ۱۴ حروف اور جس تعداد میں یہ حـروف مندرجہ بالا ۲۹ سورتوں میں وارد ھوئے ھیں ان کا شمار درج ذیل ھے : ۔

(١)	ا	-	١٣ دفعه
(٢)	ح	-	٧ دفعه
(٣)	ر	-	٦ دفعه
(٤)	س	-	٥ دفعه
(٥)	ص	-	٣ دفعه
(٦)	ط	-	٤ دفعه
(٧)	ع	-	٢ دفعه
(٨)	ق	-	٢دفعه
(٩)	ک	-	١ دفعه
(١٠)	ل	-	١٣ دفعه
(١١)	م	-	١٧ دفعه
(١٢)	ن	-	١ دفعه
(١٣)	ه	-	٢ دفعه
(١٤)	ی	-	٢ دفعه

یہ تمام حروف مقطعات سورة الفاتحہ میں موجود ہیں اور جو ٢١ حروف تہجی سورة الفاتحہ میں موجود ہیں ان میں حروف مقطعات مندرجہ ذیل ترتیب سے شامل ہیں :-

حروف سورة الفاتحہ - ا ب ت ح د ذ ر س ص ض ط ع غ ق ک ل م ن و ه ی - ٢١ حروف تہجی

حروف مقطعات - ا - - ح - - ر س ص - ط ع - ق ک ل م - ه ی - ١٤ حروف

قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں میں وهی چوده حـــروف مقطعات لائے گئے هیں جن سے اکثر اوقات کلام مرکب هوا کرتا هے ـ ان سب کو اگر ملا لیا جائے تو یه عبارت بنتی هے „ نص حکیم قاطع له سر „ ـ تعداد کے لحاظ سے یه ۱۴ حروف هیں اور جمله حروف تهجی چونکه ۲۸ هیں اسلئے یه کل کے آدهے هوئے ـ چنانچه یه حروف جو لائے گئے هیں ان حروف سے جو نهیں لائے گئے زیاده فضیلت والے گردانے جاتے هیں۔

مفسرین نے انهیں „ حروف نورانیه „ کہا هے اور اسی رعایت سے باقی ۱۴ حـــروف کے لئے „ حـــروف ظلمانیه „ کی اصطلاح تجـــویز کی گئی هے ـ ان میں سے وه ســـات حروف یعنی ث ج ح ز ش ظ ف جـــو حـــروف مقطعات سے خارج هیں اور سورة الفاتحه مـــیں بهی مـــوجود نهیں انکو ظلمانیه سفلیه کہا جاتا هے ، انهیں سواقط الفاتحه بهی کہتے هیں ، اور آخری بقیه سات „ ظلمانیه عـــلویه „ کے نام سے موسوم کئے گئے هیں ـ

حروف مقطعات پڑھے تو جـــاتے هیں لیکن ترجمے میں انکے معنی نهیں کئے جـــاتے ـ تفسیر معـــارف القرآن میں مولانا مفتی محمـــد شـــفیع صاحب بیان کرتے هیں که بعض مفسرین نے فرمایا هے که یه ان سورتوں کے نام هیں اور بعض نے فرمایا هے که یه اســـماء الهیه کے رمـــوز هیں ـ جمهور صحابه ، تابعین اور عـــلماء امت کے نزدیک راجح یه هے که یه حـــروف رمـــوز اور اسرار هیں جن کا مطلـــب سوائے خدائے تعالی کے کسی کـــو معـــلوم نهیں ـ اور هو سکتا هے که رســـول کریم صلی الله علیه وآله وسلم کو اسکا عـــلم بطور ایک راز کے دیا گیا هو جس کی تبلیغ امت کیلئے روک دی گئی هو ـ اسلئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ان حروف کی تفسیر و تشریح میں کچھ منقول نہیں ۔

تفسیر نعیمی میں ہے ، حق تو یہ ہے کہ حروف مقطعات کے معنی اللہ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔ ہم کو چاہئیے کہ اسکے حق ہونے پر ایمان لے آئیں اور کہہ دیں کہ اسکے معنی وہ ہیں جو اللہ تعالی نے بتائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانے ۔ تفسیر روح البیان میں فرمایا کہ الم ان کلاموں میں سے ہے جنکے معنی کی خبر جبریل کو بھی نہیں ہوتی تھی ۔ جیسے ڈاکخانے کے ذریعے حکام کے پاس کچھ شاہی تاروں میں ایسے حروف آتے ہیں کہ جن کو خود تار لینے والا پوسٹ ماسٹر اور لانے والا تار بابو بھی نہیں سمجھتا ۔ لیکن جس حاکم کے پاس وہ تار جاتا ہے وہ اسے خوب سمجھتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے سب کچھ بتا کر حضور ﷺ کو بھیجا ورنہ آپ ان متشابہات کے معنی ہر گز نہ سمجھتے اور انکا نزول بیکار ہوتا ۔ نیز اللہ تعالی نے صلوۃ و زکوۃ وغیرہ ساری عبادات کا حکم دیا ، مگر کسی عبادت کی تفصیل بیان کی ، نہ حضور ﷺ نے پوچھا کہ زکوۃ کتنے مال سے کتنی دیں ، کب دیں اور کیسے دیں ، بلکہ بلا تامل صحابہ کو ہر حکم قرآنی کی تفصیل سمجھا دی ۔ کلمہ الم نے ہی حضورؐ کا عالم پیدا ہونا بتا دیا ، چنانچہ روایات سے ثابت ہے کہ جب کھیعص نازل ہوئی اور حضرت جبریل نے عرض کیا ” کاف “ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا ” ھا “

فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا " یا " ، فرمایا میں نے جان لیا۔ "پھر عرض کیا " عین " ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ پھر عرض کیا " صاد " ، فرمایا میں نے جان لیا ۔ حضرت جبریل نے عرض کیا که آپ نے کیا جان لیا مجھے تو کچھ خبر نه ہوئی " ۔

امام التفسیر قرطبی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں " عامر ، شعبی، سفیان ثوری اور محدثین کی ایک جماعت نے فرمایا ہے که ہر آسمانی کتاب میں الله تعالی کے کچھ رموز و اسرار ہوتے ہیں ۔ اسی طرح یه حروف مقطعه قرآن میں حق تعالیٰ کا راز ہے ۔ اسلئے یه ان متشابہات میں سے ہیں جن کا علم صرف حق تعالی کو ہے ، ہمارے لئے ان پر بحث گفتگو بھی جائز نہیں ، مگر اسکے باوجود یه ہمارے فائدے سے خالی نہیں ۔ اول تو ان پر ایمان لانا پھر انکا پڑھنا ہمارے لئے کار ثواب ہے ۔ دوسرے انکے پڑھنے کے معنوی فوائد و برکات ہیں جو خواہ ہمیں معلوم نه ہوں مگر غیب سے ہمیں پہنچتے ہیں ۔

حضرت صدیق اکبر ، فاروق اعظم ، عثمان غنی ، علی مرتضیٰ ، عبدالله بن مسعود وغیرہ جمہور صحابه کا ان حروف کے متعلق یہی عقیدہ تھا که یه الله کے اسرار ہیں ۔ ہمیں ان پر ایمان لانا چاہیے که یه الله تعالی کی طرف سے آئے ہیں ۔ اور جس طرح آئے ہیں انکی تلاوت کرنی چاہیے ۔ اور معنی معلوم کرنے کی فکر میں نه پڑنا چاہئیے ۔ ابن کثیر نے بھی قرطبی وغیرہ سے نقل کر کے اسی مضمون کو ترجیح دی ہے ۔ اور بعض اکابر علماء سے جو انکے معنی منقول ہیں تو اس سے صرف تمثیل و تنبیه اور تسہیل مقصود ہے ، یه نہیں

که مراد حق تعالی یہی ھے۔

تفسیر مظہری میں بیان کیا گیا ھے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن جریر نے بسند ضعیف بیان کیا ھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور آپ نے انکے روبرو سورۃ البقرہ پڑھی تو انھوں نے حساب لگا کر جی ھی جی میں کچھ شمار کر کے کہا کہ ھم ایسے دین میں کیونکر داخل ھو سکتے ھیں جسکے رواج کی مدت زیادہ سے زیادہ ۷۱ برس ھے کیونکہ الٓمٓ کے کل اعداد ابجد کے حساب سے ۷۱ ھوتے ھیں۔ نبی کریم نے سنا تو مسکرا کر خاموش ھو گئے۔ اس پر یہودیوں نے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ھو کر کہا کہ کیا اسکے علاوہ کچھ اور بھی آپ پر نازل ھوا ھے۔ فرمایا ھاں المص۔ الر۔ المر۔ یہ سن کر یہود بولے کہ ابو القاسم تم نے ھم کو اشتباہ میں ڈالدیا کیونکہ المص کے عدد ۱۶۱ اور الر کے عدد ۲۳۱ اور المر کے عدد ۲۷۱ ھوتے ھیں۔ اب ھم سخت حیران ھیں کہ کس کو لیں اور کس کو چھوڑیں۔

اکثر مفسرین نے حروف مقطعات کو الفاظ کا قائم مقام سمجھا ھے، اور حروف سے بامعنی الفاظ کی طرف اشارہ کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ یہ طریق تمام زبانوں میں مروج ھے۔ قرآن مجید کی آیات کے نشان اور اوقاف میں تمام قراء اور حفاظ " ط " سے مطلق۔ " ج " سے جائز وغیرہ مراد لیتے ھیں۔ کتابت میں " ص " صلی اللہ علیہ وسلم اور " رض " رضی اللہ عنہ اور " ع " علیہ السلام کا مخفف ھیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی اس طریق

اختصار پر حروف مقطعات استعمال کئے گئے ھیں ۔ آجکل انگریزی زبان میں تو اسکا رواج بہت زیادہ ھے ۔ مثلاً امتحانوں کے نام جیسے «ایف اے » ۔ « بی اے » ۔ « ایم اے » ، انجمنوں کے نام جیسے واپڈا ۔ یو این او ۔ یونیسکو وغیرہ وغیرہ ۔

تفسیروں میں عموماً حروف مقطعات کے معنی نہیں کئے جاتے حالانکہ بعض صحابہ سے ثابت ھے ۔ بعض علماء نے بطریق تاویل کچھ معنی کئے ھیں اور بعض بزرگوں نے اپنی کیفیات کے مطابق بالکشف کچھ سمجھا ھے ، جس کا واقعی ھونا محل نظر ھے ، پھر بھی انھیں مختصر طور پر بیان کیا جاتا ھے :۔

۱ ۔ الم ۔ حضرت ابن عباس سے اسکے معنی « انا اللہ اعلم » مروی ھیں یعنی « میں اللہ بہت جاننے والا ھوں » ۔

۲ ۔ المص ۔ « میں اللہ بہت جاننے والا بہترین فیصلہ کرنے والا ھوں » ۔ اس مقطعہ میں « الم » کے ساتھ « ص » کا اضافہ کیا گیا ھے ، جو صادق کے قائمقام ھے ، جیسا کہ ضحاک سے روایت ہے ، یا افضل کے قائمقام « یعنی بہترین فیصلہ کرنے والا » ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ھے ۔

۳ ۔ الر ۔ یہ مجموعہ حروف سورہ یونس کے علاوہ چار اور سورتوں کی ابتدا میں آتا ھے ، یعنی ھود ۱۱ ۔ یوسف ۱۲ ۔ ابراھیم ۱۴ اور الحجر ۱۵ ۔ یہ حروف « انا اللہ اریٰ » کے قائم مقام ھیں یعنی « میں اللہ دیکھتا ھوں » ، جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایت ھے ۔

۴ ـ المر ـ المر کے معنی حضرت ابن عباس سے مروی ھیں " انا الله اعلم واریٰ " ، یعنی " میں الله خوب جانتا اور دیکھتا ھوں " ـ

۵ ـ کھیعص ـ حضرت ام ھانی نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے ان حروف کے معانی کے سلسلے میں روایت کی ھے که اس سے مراد اسمائے الٰهی کا ف ، ھا ، عالم ، صادق ھیں۔
اور ابن اثیر میں سعید بن جبیر کی تفسیر میں مذکور ھے کاف ، ھاء ، یمین ، عزیز ، صادق ـ چنانچه اسکے معنی کافی ھادی برکت والا عالم صادق ھیں ـ

٦ ـ طه ـ یعنی اے مرد (کامل) ـ بعض لغتوں میں " یا رجل " کی جگه بولا جاتا ھے یعنی اے مرد ـ اور اس کے اسم نکره رکھنے میں عظمت اور کمال کی طرف اشاره ھے ـ
اور روح المعانی میں باب الاشاره میں ھے که طه کے عدد چوده ھیں اور یه مرتبه بدریه کی طرف اشاره ھے ، یا یه که نور محمّدی جس کا انکار کیا جائیگا چودھویں کے چاند کی طرح اپنے کمال کو پہنچے گا ، اور یه عجیب بات ھے که وه حق جو شروع میں ایک ھلال کی طرح تھا ٹھیک اپنے چودھویں سال میں یوں کمال کو پہنچا که اسکی قبولیت کو استحکام حاصل ھوا اور اسکے مخالفوں کی قوت و شوکت ٹوٹ گئی ـ

۷ ـ طسم ـ یه تین سورتوں کو جامع ھے ـ سورة شعراء اور قصص، جو طسم سے شروع ھوتی ھے اور سورة نمل جو طس

سے شروع ہوتی ہے ۔ محمد بن کعب سے مروی ہے کہ طا سے مراد ذی الطول اور س سے قدوس اور م سے رحمن ہے۔ لیکن اگر اسمائے الٰہی کا ان حروف کو قائم مقام سمجھا جائے تو س اور م سے مراد سمیع اور علیم ہو سکتا ہے کہ یہ دو اسماء اکثر اکٹھے آتے ہیں ۔ لیکن جب ان تینوں سورتوں کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تینوں میں حضرت موسیٰ اور ان کے قصہ کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہے ، جس سے نبی کریم ﷺ کی صداقت پر روشنی پڑتی ہے ، یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحی جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی قرآن کریم کے لئے بطور تمہید کے تھی ۔ چنانچہ اس مضمون کو کھول کر اس مجموعہ کی آخری سورہ القصص میں بیان کیا ہے اور اس کے پانچویں رکوع میں نہایت وضاحت سے یہ ذکر کیا ہے ۔ اس لئے ان حروف میں اشارہ اسی وحی کی طرف معلوم ہوتا ہے جو طور سینا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور یوں طا سے مراد طور ۔ س سے مراد سینا ۔ م سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہے ۔ گویا فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس وحی پر غور کرو جو موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پر نازل ہوئی ۔

۸ ۔ طس ۔ طور سینا کی وحی پر غور کرو ۔

۹ ۔ یٰس ۔ اے انسان (کامل) ، حضرت ابن عباس سے اسکے

معنی „ اے انسان „ مــروی ھیں ، اور بعـض روایات میں ھے کہ اسکے یہ معنی لغت حبش یا لغت طے میں ھیں ، اور بعض نے اسے اسـمائے اللہ یا اسـمائے قرآن یا اسمائے رسـول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہا ھے ، اور ھـو سکتا ھے کہ س مقطعات کے طور پر انسان میں سے لیا گیا ھو اور انسان کا لفظ نکـرہ لانے سے آپ کے کمال انسانیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ھو ۔

۱۰ ۔ ص ۔ اللہ صادق ھے ۔ اسکی تفسیر ضحاک سے „ صدق اللہ„ مروی ھے ، اور بعـض نے „ صدود الکفار عن القرآن „ مراد لیا ھے ، یعـنی کفـار کا قرآن سے رکنا ، لیکن سیاق پہلے معنی کـو چاھتا ھے ۔

۱۱ ۔ حـم ۔ (اللہ تعالی) بےانتہـا رحـم والا ھے ۔ بعض کے نزدیک اسکے معنی „ قضیٰ ما ھو کائن „ یعنی „ جو کچھ ھونے والا ھے اس کا فیصلہ ھو چکا „ ۔ اور حضرت ابن عـباس سے اس کی تفـسیر میں تین قـول آئے ھیں ، ایک یہ کہ یہ اللہ کا اسـم اعظم ھے ، دوسرا یہ کـہ یہ قسـم ھے ، اور تیسرا یہ کہ یہ الرحمن کے حروف ھیں ۔ اور وہ سات سورتیں جن کے ابتداء میں حـم آتا ھے ، یعنی المومن ۔ حم سجدہ ۔ الشوری ۔ الزخـرف ۔ الـدخـان ۔ الجاثیـہ اور الاحقاف ، یہ آل حم یا ذوات حم کہلاتی ھیں ۔ اور ابن مسعود کا قول ھے کہ آل حم قرآن کا دیباچہ ھیں ۔

۱۲ ۔ حمٓ عسٓقٓ ۔ (اللہ تعالی) بےانتہا رحم والا ھے ، جاننے والا

سننے والا قادر ہے ۔ مفسرین عسق کے بارے میں خاموش ہیں ۔ ابن جریر نے حذیفه سے ایک روایت بیان کی ہے جو ان حروف کو آنے والے فتنوں پر منطبق کرتے ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے ایک روایت بیان کی ہے که آپ نے فرمایا که س ہر ایک فرقه کی عمر ہے جو ہونے والا ہے ، اور ق ہر ایک جماعت ہے جو ہونے والی ہے ۔ بعض کے نزدیک یه حروف اسمائے الٰہی کے قائم مقام ہیں ، یعنی ع علیم ، س سمیع اور ق قادر کی جگه ، اور پہلی آیت میں حم رحمان کی جگه ہے ۔

۱۳ ۔ ق ۔ (اللہ سب باتوں پر) قادر ہے ۔ ق کے متعلق ابن جریر میں تین قول لکھے ہیں ۔ اللہ تعالی کے اسماء میں سے ایک اسم ہے ، قرآن کے اسماء مس سے ہے ، زمین کے اردگرد ایک پہاڑ ہے ۔ مگر اس تیسری بات کو تو سیاق سے کوئی تعلق نہیں ۔ اور روح المعانی میں ایک قول نقل کیا ہے که جبل قاف کا (جس کے بہت طویل قصے بنائے گئے ہیں) کوئی وجود نہیں اور پہلا قول جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے وہی صحیح ہے ۔

۱۴ ۔ ن ۔ دوات (گواہ ہے) ۔ نون کے معنی مچھلی ہیں ، اور یہاں ن کے معنی حسن اور قتادہ سے دوات مروی ہیں ، اور حضرت ابن عباس سے حوت مروی ہے اور زہری کا قول ہے که اس سے مراد دوات یا حوت ہوتے تو نون لکھا جاتا نه که ن ۔ ابن جریر میں ایک قول مروی ہے که اس سے مراد

لوح نور ہے یعنی نورانی تختی ۔

تفہیم القرآن جلد ۱ میں مولانا سید ابو الا علی مودودی کی رائے یہ ہے کہ جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا تھا اس دور کے اسالیب بیان میں اسطرح کے حروف مقطعات کا استعمال عام طور پر معروف تھا ۔ خطباء اور شعراءدونوں اس اسلوب سے کام لیتے تھے ۔ چنانچہ اب بھی کلام جاھلیت کے جو نمونے محفوظ ھیں ان میں اسکی مثالیں ھمیں ملتی ھیں ۔ اس استعمال عام کی وجہ سے یہ مقطعات کوئی چیستاں نہ تھے جسکو بولنے والے کے سوا کوئی نہ سمجھتا ہو بلکہ سامعین بالعموم جانتے تھے کہ ان سے مراد کیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے خلاف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھمعصر مخالفین میں سے کسی سے بھی ایسی کوئی روایت منقول نہیں کہ انھوں نے آنحضرت سے انکے معنیٰ پوچھے ھوں۔ بعد میں یہ اسلوب عربی زبان میں متروک ھوتا چلا گیا اور اس بنا پر مفسرین کیلئے انکے معانی متعین کرنا مشکل ھو گیا لیکن یہ ظاھر ہے کہ نہ تو ان حروف کا مفہوم سمجھنے پر قرآن مجید سے ھدایت حاصل کرنے کا انحصار ہے اور نہ یہی بات ہے کہ اگر کوئی شخص انکے معنی نہ جانے گا تو اسکے راہ راست پانے میں کوئی نقص رہ جائیگا ۔ لہذا ایک عام ناظر کیلئے کچھ ضروری نہیں ہے کہ وہ ان کے معانی کی تحقیق میں سرگرداں رھے ۔

یہی رائے جناب محمد علی صدیقی کاندھلوی صاحب نے اپنی تفسیر معالم القرآن میں درج کی ہے ۔

مآخذ

۱ ۔ تفسیر معارف القرآن مولفه مولانا مفتی محمد شفیع ۔

۲ ۔ تفسیر حقانی مولفه مولانا ابو محمد عبدالحق الحقانی دهلوی ۔

۳ ۔ تفهیم القرآن مولفه مولانا سید ابو اعلی مودودی ۔

۴ ۔ تفسیر ابن کثیر مولفه علامه ابن کثیر ۔

۵ ۔ تفسیر نعیمی مولفه علامه احمد یار خاں نعیمی ۔

۶ ۔ فیوض القرآن مرتبه ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی ۔

۷ ۔ تفسیر مظهری مرتبه علامه قاضی ثنا الله پانی پتی ۔

۸ ۔ درس القرآن ۔ اداره اصلاح و تبلیغ ۔

۹ ۔ اردو دائره معارف مرتبه درسی قرآن بورد ، اسلامیه جلد ۸ ۔

۱۰ ۔ بیان القرآن مرتبه مولانا محمد علی ۔

۱۱ ۔ مقطعات قرآنی مولفه ڈاکٹر میر محمد اسماعیل پانی پتی ۔

۱۲ ۔ معالم القرآن مولفه محمد علی صدیقی کاندهلوی ۔

۱۳ ۔ اعداد القرآن مرتبه مولانا ابو الکلام آزاد ۔

۱۴ ۔ ترجمان القرآن مرتبه مولانا ابو الکلام آزاد ۔